فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (الکوثر:۲)

"پس اپنے رب کے لیے صلوٰۃ ادا کرو اور اُسی کے نام پر قربانی کرو۔"

رابطہ کیلیے پتہ :

محمد حنیف، پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، مسجد توحید، توحید روڈ، کیماڑی، کراچی

فون : 2850510-2854484

www.emanekhalis.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے جو انسان کی ہدایت و رہنمائی اور دنیا و آخرت میں نجات و کامیابی کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور پہلو اس کی تعلیمات سے خالی نہیں۔ عبادات دینِ اسلام کی بنیاد ہیں۔ ربِ کائنات نے انسان کی پیدائش و تخلیق کا مقصد ہی عبادت و بندگی بتایا ہے۔ الٰہ واحد کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ○ (الذّٰریٰت:۵۶)

''اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

قربانی عبادت ھے: صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کی طرح قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ دیگر عبادات کی طرح قربانی بھی صرف کفر و شرک سے پاک ایمان لانے والوں پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعے اعلان کروا دیا کہ:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام:۱۶۲)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میری صلوٰۃ اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

پھر یہی اعلان و اقرار ہر ایمان والا اپنی صلوٰۃ میں ان الفاظ میں کرتا ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

(صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب التشهد فی الاخرة)

''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

پھر اگر زندگی میں کوئی بھی کامیابی و خوشی میسر آ جائے یا رب کا شکر ادا کرنا ہو تو رسول اللہ ﷺ کو جو حکم دیا گیا، وہ آپ ﷺ کے امتیوں کے لیے بھی ہے کہ:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ (الکوثر:۲)

''پس اپنے رب کے لیے صلوٰۃ ادا کرو اور اُسی کے نام پر قربانی کرو۔''

قربانی صرف اللہ کے نام پر: اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قربانی کا حکم آدم علیہ السلام کے دور سے ہی ہر شریعت میں موجود رہا ہے۔ قرآن مجید میں آسمانوں اور زمین کے خالق نے فرما دیا ہے کہ:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الحج:۳۴)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تا کہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا فرمائے ہیں''

اور پھر آگے فرمادیا کہ

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا (الحج:۳۶)

''پس ان پر صرف اللہ کا نام لو''۔

غیراللہ کے نام پر قربانی شرک ھے: چونکہ قربانی بھی دیگر عبادات کی طرح ایک عبادت ہے، اسی لیے غیور رب نے قربانی میں بھی کسی قسم کے شرک کو سختی سے روک دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کا صدقہ وخیرات، نذر ونیاز اور قربانی مالی عبادت ہے، اور ہر قسم کی عبادت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے، اور اللہ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک کرنا شرک ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝ (لقمٰن:۱۳)

''بلاشبہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے''

اور حدیثِ قدسی میں ذات کے شرک کو اللہ تعالیٰ نے گالی سے تعبیر فرمایا ہے:

يَشْتَمَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَ مَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّشْتِمَنِيْ

(صحیح بخاری: کتاب بداء الخلق، پہلا باب)

''آدم کی اولاد (بنی نوع انسان) مجھے گالی دیتی ہے اور اس کو یہ حق نہیں کہ مجھے گالی دے''

جو لوگ غیراللہ کے نام پر قربانی اور نذر ونیاز کرتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے کہ

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ۝ (النحل:۵۶)

''یہ لوگ ہمارے دیئے ہوئے رزق (کھیتی، مال، مویشی) میں سے ایک حصہ (نذر ونیاز) ان ہستیوں کا مقرر کرتے ہیں جن کے متعلق ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اللہ کی قسم جو کچھ تم کرتے رہے اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ

(الانعام:۱۳۷)

''ان لوگوں نے اللہ کے لیے اس کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور جانوروں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے اور اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے واسطے ہیں اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے۔''

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ قربانی اور نذر ونیاز صرف اللہ کے نام پر ہونی چاہیے اور کسی بھی غیراللہ کے نام پر قربانی کرنا یا اِس میں اُن کا حصہ لگانا مشرکوں کا کام ہے چاہے وہ بت ہوں، درخت، پہاڑ یا دیگر جمادات، عناصر اربعہ آگ، ہوا، مٹی، پانی ہوں یا قبریں وآستانے، انبیاء واولیاء ہوں یا شہداء وصلحاء۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے جو انسان کی ہدایت و رہنمائی اور دنیا و آخرت میں نجات و کامیابی کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور پہلو اس کی تعلیمات سے خالی نہیں۔ عبادات دینِ اسلام کی بنیاد ہیں۔ ربِ کائنات نے انسان کی پیدائش و تخلیق کا مقصد ہی عبادت و بندگی بتایا ہے۔ الٰہ واحد کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ○ (الذٰریٰت:۵۶)

''اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

قربانی عبادت ہے: صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کی طرح قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ دیگر عبادات کی طرح قربانی بھی صرف کفر و شرک سے پاک ایمان لانے والوں پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعے اعلان کروادیا کہ:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام:۱۶۲)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میری صلوٰۃ اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

پھر یہی اعلان و اقرار ہر ایمان والا اپنی صلوٰۃ میں ان الفاظ میں کرتا ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

(صحیح بخاری : کتاب الاذان، باب التشہد فی الاخرۃ)

''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

پھر اگر زندگی میں کوئی بھی کامیابی و خوشی میسر آجائے یا رب کا شکر ادا کرنا ہو تو رسول اللہ ﷺ کو جو حکم دیا گیا، وہ آپ ﷺ کے امتیوں کے لیے بھی ہے کہ:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ (الکوثر:۲)

''پس اپنے رب کے لیے صلوٰۃ ادا کرو اور اُسی کے نام پر قربانی کرو۔''

قربانی صرف اللہ کے نام پر: اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قربانی کا حکم آدم علیہ السلام کے دور سے ہی ہر شریعت میں موجود رہا ہے۔ قرآن مجید میں آسمانوں اور زمین کے خالق نے فرما دیا ہے کہ:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الحج:۳۴)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا فرمائے ہیں''

غیر اللہ کے نام کا کھانا حرام ہے: گزشتہ ادوار جاہلیت کی طرح آج کے ''جدید دور جاہلیت'' میں بھی مخصوص دنوں میں غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں یا کھانے پکائے جاتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا یہ حلال ہیں یا حرام، ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو دیکھنا اور ماننا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیجیے، فرمایا کہ

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (البقرۃ:۱۷۳)

''بے شک اللہ نے تم پر مردار، خون، سؤر کا گوشت اور ہر اس چیز کو جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کر دیا ہے''

ان چار حرام چیزوں کو دوسری جگہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (المائدۃ:۳، الانعام:۱۴۵، النحل:۱۱۵)

اِن ہی میں سے ایک جگہ پر ہمارے رب نے خبردار کر دیا کہ

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ:۳)

''اور وہ بھی (حرام ہے) جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو''

معلوم ہوا کہ خنزیر، مردار اور سیال خون کی طرح غیر اللہ کے نام ذبح کیا گیا جانور اور پکایا گیا کھانا بھی حرام ہے، چاہے وہ کسی کے بھی نام پر ہو اور خواہ اس پر قرآن کی کتنی ہی آیات پڑھی گئی ہوں۔ لہٰذا کسی بھی نبی، ولی، شہید یا بزرگ کے نام مرغا، بکرا، اونٹ، وغیرہ ذبح کرنا یا حلوہ، دلیہ، کھچڑا (عام معروف حلیم)، کھیر، بریانی، وغیرہ پکانا اور کھانا ایک مسلمان کے لیے بالکل حرام ہے۔

حدیث میں زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہے کہ زمانہ نبوت سے قبل ان کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں دسترخوان پر گوشت بھی پیش ہوا۔ زید رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جو تم اپنے آستانوں پر ذبح کرتے ہو بلکہ میں تو اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے۔ جانوروں کے ذبح کرنے میں قریش کا عیب بتاتے ہوئے زید رضی اللہ عنہ ان سے کہتے تھے کہ بکری تو اللہ نے پیدا کی، آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے) اور اس کے لیے زمین سے چارہ بھی اسی نے اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اسی کو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو! زید رضی اللہ عنہ ان کے اس فعل کو ردّ کرتے تھے اور اسے بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب المناقب، باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل)

اس حدیث کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو اللہ کے دیئے ہوئے، اللہ کے پیدا کیے ہوئے رزق کو غیر اللہ سے منسوب کرتے ہیں: جانور کا گوشت اللہ کا پیدا کردہ، چاول اللہ کا پیدا کردہ، دیگر سب لوازم بھی اللہ ہی کے پیدا کردہ، مگر بریانی کی دیگ چڑھا دی کسی بابا کے نام کی!

شرک کرنے اور حرام کھانے کا انجام: اب جو بھی شخص قربانی اور نذر ونیاز، صدقہ و خیرات جیسی عبادات میں اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہرائے اور زبان کے چٹخاروں اور دنیا والوں کی خوشی کی خاطر شرک کرنے کے بعد حرام کھائے تو ایسے لوگوں کا انجام بھی دردناک ہے۔ہم سب کا خالق ورازق، رب کائنات اعلان فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء:١١٦)

''بے شک اللہ اس کو معاف نہ کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے۔اس کے علاوہ وہ جس گناہ کو چاہے گا معاف کردے گا۔''

اور ایک جگہ فرمایا کہ

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝
(المائدة:٧٢)

''بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔''

پھر نبی ﷺ کی غیر اللہ کے نام سے کوئی چیز منسوب کرنے والوں سے نفرت وبیزاری بھی ملاحظہ کی جائے؛ فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ

(مسلم: کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیراللہ تعالیٰ و لعن فاعله)

''جس نے غیراللہ کے نام پر ذبح کیا، اس پر اللہ نے لعنت کی۔''

قربانی کا مقصد: قربانی کا مقصد پیٹ بھرنا، دکھاوا یا فضول خرچی نہیں، بلکہ مومنوں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنا، اللہ کے لیے اپنی عزیز ترین چیز سے جدائی اختیار کرنے کے لیے ان کو ہمہ تن تیار کرنا، ان کی سیرت وکردار کی تعمیر کرنا اور ان میں خشیت وتقویٰ کے اوصاف ابھارنا ہے۔فرمان الٰہی ہے کہ

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۗؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰي مِنْكُمْ ۭ (الحج:٣٧)

''اللہ تک تمہاری قربانیوں کا گوشت یا خون ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔''

حقیقت تو یہ ہے کہ صرف قربانی ہی نہیں بلکہ دیگر تمام عبادات، صوم وصلوٰۃ، حج وزکوٰۃ، وغیرہ کا مقصد بھی ایمان والوں میں تقویٰ یا پرہیزگاری کی صفت پیدا کرنا اور اسے ابھارنا ہے تاکہ خلوت وجلوت میں ہر جگہ اور ہر وقت صرف ایک اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لیے زندگی گزاریں۔پوری انسانیت کو اس کے مالک کا حکم ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرة:٢١)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم متقی بن جاؤ''

قربانی کی فضیلت و تاکید: اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم بندے ابراہیم علیہ السلام کی کئی باتوں میں آزمائش کرکے انہیں لوگوں کا مقتداء بنایا۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ انہیں خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے جواں سال بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کررہے ہیں۔ باپ کے معلوم کرنے پر فرمانبردار بیٹے نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اس خواب پر عمل کیجیے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔ اور انہوں نے ایسا کردیا۔ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے امتحان و آزمائش میں کامیابی کے واقعے کی یادگار کے طور پر، جسے سورہ صافات میں بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قربانی کے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے جاری فرمادیا۔ چنانچہ فرمایا:

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت:۱۰۷،۱۰۸)

''اور اس کے بدلے میں ہم نے ایک بڑی قربانی دی اور ہم نے اس (چلن) کو بعد والوں کے لیے باقی رکھا''

ایک روایت میں قربانی کی فضیلت اور اجر کا ذکر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِّنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهَا لَتَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَ اَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

(ترمذی: کتاب الاضاحی، باب ماجآء فی فضل الاضحیة)

''قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک (قربانی کے جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں۔ قیامت کے روز وہ (قربانی کا جانور) اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ اللہ کے یہاں قبول ہوجاتا ہے۔ لہٰذا قربانی دل کی خوشی اور پوری آمادگی کے ساتھ کیا کرو۔''

اسی طرح کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اس میں ہمارے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اور اون کے بدلے؟ فرمایا کہ اون کے ہر روئیں کے بدلے میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

(سنن ابن ماجه: کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیة)

قرآن و حدیث کے مندرجہ بالا واضح احکامات و فرامین سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں اس کے نام پر قربانی کرنا نہ صرف یہ بہت اجر و ثواب کا کام ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔ اس کی ادائیگی سے انکار کرنا یا اس کو خونریزی اور جانوروں کے ساتھ ظلم قرار دینا، اس کا مذاق اڑانا، حفظان صحت کے خلاف کہنا، قرآن و حدیث سے انکار کرنا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے، اور

مومنین کو اس عبادت کی ادئیگی کے موقعے پر ریا کاری اور نمود ونمائش سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ عبادت رائیگاں اور شرکِ خفی کے گناہ کا بوجھ مقدر بن جائے۔

فضائل ماہ ذی الحجۃ: ☆ ذی الحجہ عید کا مہینہ ہے، یہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے ☆ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بہت فضیلت والا ہے۔ اس عشرے میں نیک اعمال دوسرے ایام کے نیک اعمال سے زیادہ افضل ہیں سوائے ایسے جہاد کے جس میں آدمی اپنی جان و مال دونوں قربان کردے۔ (سنن ابی داوٗد: کتاب الصیام، باب فی صوم العشر) لہٰذا اس عشرے میں کثرت سے نیک اعمال کیجیے ☆ یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ فضیلت والا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنے سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر و صوم یوم عرفۃ ......) ☆ ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض صلوٰۃ کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھیں۔ امام کے پیچھے صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم تکبیرات پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب التکبیر ایام منیٰ..........) تکبیرات کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ الفاظ منقول ہیں: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ**

(مصنف ابن ابی شیبۃ: کتاب الصلوات، باب التکبیر من ای یوم ھو الی ای الساعۃ/باب کیف یکبر یوم عرفۃ)

آداب یوم عید الاضحی: ☆ بغیر کچھ کھائے عیدگاہ جائیں۔ واپسی پر کوئی بھی حلال چیز کھائی جاسکتی ہے۔ یہ تصور لغو اور باطل ہے کہ قربانی کے جانور کی کلیجی یا گوشت سے ہی یہ ''روزہ'' کھلے گا۔ نبی ﷺ عید الفطر کی صلوٰۃ کے لیے کچھ کھا کر نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے لیے بغیر کچھ کھائے۔ (جامع ترمذی: کتاب العیدین، باب ماجآء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج) ☆ راستے میں بلند آواز سے تکبیر تشریق پڑھتے ہوئے جائیں۔ صحابہ کرام ﷺ بازاروں میں بھی تکبیر تشریق زور سے پڑھتے جاتے تھے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق) ☆ عید کی صلوٰۃ کو عیدگاہ میں پڑھیں۔ (ایضاً، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر) ☆ بارش (یا کسی اور عذر کے پیش نظر) صلوٰۃ العید مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔ (سنن ابی داوٗد: کتاب الصلوٰۃ، باب یصلی بالناس العید فی المسجد اذا کان یوم مطر) ☆ صلوٰۃ العید کے لیے نہ اذان دی جائے اور نہ اقامت کہی جائے۔ (صحیح مسلم: کتاب صلاۃ العیدین، رواہ جابر رضی اللہ عنہ) ☆ صلوٰۃ العید کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد کوئی اور صلوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب الصلاۃ قبل العید و بعدھا) ☆ عیدگاہ میں جاکر سب سے پہلے صلوٰۃ العید ادا کی جائے۔ (صحیح بخاری: کتاب

العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر) ☆ **صلوٰۃ کے بعد امام مقتدیوں کے سامنے کھڑے ہوکر، بغیر کسی منبر کے، خطبہ پڑھے اور مقتدی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر خاموشی سے سنیں۔(ایضاً) ☆ خواتین بھی عیدگاہ آئیں اور اگر مجبوراً صلوٰۃ ادا نہ کرسکیں تو الگ بیٹھ کر تکبیر پڑھتی رہیں اور مومنوں کی دعا میں شرکت کریں یعنی خطبہ سنیں۔** (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب خروج النسآء والحُیّض الی المصلی) ☆ **خطبے کے بعد راستہ بدل کر واپس جائیں۔** (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب من خالف الطریق اذارجع یوم العید) ☆ **اگر کسی کو صلوٰۃ العید کی جماعت نہ مل سکے تو وہ (بغیر زائد تکبیرات کے صرف) دو رکعات پڑھ لے۔** (صحیح بخاری: کتاب العیدین، باب اذا فاته العید یصلی رکعتین) **عید پر یا اسی کے حوالے سے بعد کے دنوں میں خاص طور سے گلے ملنا یا مصافحہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ اگر اسے ثواب اور نیکی جان کر کیا جائے تو بدعت ہونے کے سبب الٹا گناہ ملے گا۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔** (صحیح بخاری: کتاب الصوم، باب صوم یوم النحر) ☆ **اسی طرح ایام تشریق کے روزوں کی بھی اجازت نہیں۔** (صحیح بخاری: کتاب الصوم، باب صیام ایام تشریق ......) ☆ **اجر و ثواب کے ان دنوں کو لہو و لعب، ناجائز اور حرام کاموں سے ضائع نہ کیا جائے۔**

مسائل قربانی: **قربانی کے لیے مویشیوں میں سے بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے کے نر یا مادہ کا انتخاب کیا جائے** (الانعام:۱۴۳، ۱۴۴) **جو بالغ ہو** (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب مایجوز من السن فی الضحایا) **جس کی پہچان اس کے سامنے کے دو دانتوں کا بڑا ہو جانا ہے جو بھیڑ بکری کے ایک سال میں، گائے کے دو سال میں اور اونٹ کے پانچ سال میں ہو جاتے ہیں۔ قربانی کا جانور ہر عیب سے پاک ہو۔ ایسے جانور کی قربانی نہ کی جائے جو لنگڑا ہو اور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا ہو اور اس کا کانا پن ظاہر ہو، بہت بیمار ہو اور اس کا مرض ظاہر ہو، ایسا لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا ہی نہ ہو، جس کے ہاتھ پیر ٹوٹے ہوئے ہوں، جس کا سینگ جڑ سے اکھڑا ہوا ہو یا آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو، جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، چرا ہوا ہو یا چھِدا ہوا ہو۔ (ایضاً) مینڈھوں بکروں کا خصی ہونا عیب نہیں۔ نبی ﷺ نے دو چتکبرے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔(ایضاً،** باب ما یستحب من الضحایا) **گائے میں سات تک اور اونٹ میں دس تک حصے دار ہو سکتے ہیں۔** (جامع ترمذی: کتاب الاضاحی، باب فی الاشتراك فی الاضحیة) **اگر قربانی کا جانور گابھن ہو تو اس کے بچے کی بھی قربانی کر دی جائے۔ (ایضاً) قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر اپنے ہاتھ سے ذبح کیا جائے، بکرا مینڈھا ہو تو اس کی گردن پر پیر رکھنا بھی سنت ہے۔** (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا) **البتہ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے۔** (الحج:۳۶) **جو شخص قربانی کا ارادہ کرے، وہ ذی الحجہ شروع**

ہونے کے بعد سے قربانی ہونے تک ناخن، بال یا رواں نہ تراشے۔(صحیح مسلم: کتاب الاضاحی ، باب نھی من دخل علیه عشر ذی الحجة......) ☆ جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور وہ بھی اگر ان دنوں میں ناخن اور بال نہ تراشے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا۔(سنن نسائی: کتاب الضحایا، باب من لم یجد الاضحیة) ☆ صلوٰۃ العید کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔(صحیح بخاری: کتاب الاضاحی، باب الذبح بعد الصلاۃ) ☆ جس نے صلوٰۃ العید سے پہلے قربانی کی، وہ قربانی نہیں ہوئی بلکہ صرف ایک ذبیحہ ہے۔(صحیح بخاری: کتاب الاضاحی، باب سنة الاضحیة) ☆ صلوٰۃ کے بعد وہ دوبارہ قربانی کرے۔(ایضاً، باب من ذبح قبل الصلاۃ اعاد) ☆ دوسری عبادات کی طرح قربانی بھی صرف صحیح ایمان کے حامل لوگوں پر واجب ہے، لہٰذا کفر و شرک و بدعت سے آلودہ عقائد و اعمال اختیار کرنے والے مسلک پرستوں کے ساتھ قربانی میں حصہ ڈالنا جائز نہیں خواہ وہ قریبی عزیز و رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ نیز حرام کمائی سے کی جانے والی قربانی بھی جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک مال ہی قبول کرتا ہے۔(صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتھا) لہٰذا ایمان اور حلال کمائی کی اہمیت کا خیال رکھتے ہوئے قربانی کی جائے ☆ قربانی کا گوشت شروع دور میں تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت تھی، بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی کہ کھاؤ، رکھو اور بانٹو۔(صحیح مسلم: کتاب الاضاحی ، باب ما کان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث ......) اس حدیث سے یہ استحباب معلوم ہوا کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں: ایک اپنے کھانے کے لیے رکھ لیا جائے، دوسرا عزیز و اقارب کو دے دیا جائے اور تیسرا مساکین میں تقسیم کر دیا جائے۔ قربانی کے گوشت کے لیے اللہ کا حکم ہے کہ اس میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والوں اور مفلسوں کو کھلاؤ۔(الحج: ٣٦) ایسا نہ کیا جائے کہ قربانی کے گوشت سے مہینوں ڈیپ فریزر بھرے رہیں اور محتاجوں مسکینوں کو پوچھا بھی نہ جائے! قربانی کے گوشت کے زیادہ حقدار غرباء، مساکین اور وہ رشتے دار یا پڑوسی ہیں جو قربانی کی طاقت و استطاعت نہ رکھتے ہوں، البتہ ان لوگوں میں بھی ہر درجے میں مخلص مؤمنین قابل ترجیح ہیں۔ ہاں ایسے لوگوں کو قربانی کا گوشت دینے کی کوئی ضرورت نہیں جنہوں نے خود قربانی کی ہو اور جن کے یہاں قربانی کا گوشت وافر مقدار میں موجود ہو ☆ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، قربانی بھی صحیح ایمان والے صاحب نصاب مسلمین پر فرض ہے، اس لیے کفریہ شرکیہ عقائد رکھنے والے مسلک پرستوں کے ساتھ مل کر قربانی نہ کی جائے اور نہ ہی ان کی قربانی کا گوشت لیا جائے۔ اگر انکار کی ہمت نہ ہو تو لے کر کسی مانگنے والے کو دے دیا جائے۔ ☆ قربانی کی کھال بھی صدقہ کر دینی چاہیے، اسے قصائی کی اجرت میں دینے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا۔(صحیح بخاری: کتاب الحج، باب لا یعطی الجزار من الھدی شیئا) قربانی کی کھالیں مستحق غرباء و مساکین کو دینی چاہئیں؛

فرقہ پرستوں، سیاسی پارٹی بازوں، لسانی ٹھیکیداروں، انسانی فلاح و بہبود اور رفاہ عام کے نام پر مال بٹورنے والی تنظیموں اور جماعتوں اور قصائیوں کو قربانی کی کھالیں دے کر ثواب ضائع نہ کریں اور ان کے گناہوں میں حصہ ڈال کر الٹا عذاب مول نہ لیں۔ کھالیں زبردستی لے جانے والے دہشت گردوں کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر باز نہ آئیں تو ان سے نہ الجھیں اور اگر کر سکتے ہوں تو کھال کی قیمت کے برابر صدقہ کردیں اور کھالوں کے لٹیروں کے لیے ایمان واصلاح کی دعا کریں۔

قربانی کی دعا: قربانی کے جانور پر چھری پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ عَنْ .... بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ (سنن ابی داؤد: کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا) (عَنْ کے بعد قربانی کرنے والا اپنا نام لے، حصے دار ہوں تو سب کا نام لیا جائے)

''میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر ہوں جو یکسو اور مسلم تھے، میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں؛ بے شک میری صلوٰۃ، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ (جانور) تیری طرف سے ملا ہے اور تیرے ہی لیے..........کی طرف سے قربان کیا جا رہا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

الحمدللہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر عیدالاضحیٰ کا عظیم دن آیا ہے اور یہ پیغام دے رہا ہے کہ الٰہ واحد کی بندگی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور تبلیغِ دین میں بوقت ضرورت اپنی جان و مال، رشتے ناتے، قوم وطن اور عزیز از جان اولاد بھی قربان کرنا یا چھوڑنا پڑ جائے تو اللہ کا سچا مومن بندہ بے دھڑک اور ڈنکے کی چوٹ پر ایسا کر گزرے اور کسی کی پرواہ نہ کرے۔ جن لوگوں میں یہ جذبہ وامنگ پیدا ہو جائے تو اصل عید انہی جواں مَردوں کی ہے۔ **سوچیئے! کیا ہم اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں؟**

خطبات

عیدالفطر کا پہلا خطبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ –

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً اَمَّا بَعْدُ ! – فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ – بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ – وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – اَيُّهَا الْاِخْوَةُ هٰذَا يَوْمُ الْعِيْدِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّ هٰذَا عِيْدُنَا –

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَىْءٍ يَّبْدَاءُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَ النَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَ يُوْصِيْهِمْ وَ يَاْمُرُهُمْ وَ اِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَىْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

دوسرا خطبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ – صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ – بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡمِ - وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡهَا وَ الۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الۡغٰرِمِیۡنَ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ؕ فَرِیۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ○ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ زَکوٰةَ الۡفِطۡرِ صَاعًا مِنۡ تَمۡرٍ اَوۡ صَاعًا مِّنۡ شَعِیۡرٍ عَلَی الۡعَبۡدِ وَالۡحُرِّ وَ الذَّکَرِ وَالۡاُنۡثٰی وَ الصَّغِیۡرِ وَ الۡکَبِیۡرِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ اَمَرَ بِهَا اَنۡ تُؤَدّٰی قَبۡلَ خُرُوۡجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلوٰةِ - اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا قَالَ اَنَّ النَّبِیَ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوۡمَ الۡفِطۡرِ رَکۡعَتَیۡنِ لَمۡ یُصَلِّ قَبۡلَهُمَا وَ لَا بَعۡدَهُمَا - اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - وَ عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَا یَغۡدُوۡا یَوۡمَ الۡفِطۡرِ حَتّٰی یَاۡکُلَ تَمَرَاتٍ وَّ یَاۡکُلُهُنَّ وِتۡرًا - اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - وَ عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوۡمُ عِیۡدٍ خَالَفَ الطَّرِیۡقَ - اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - وَ عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ شَهِدۡتُّ الصَّلوٰةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ یَوۡمِ عِیۡدٍ فَبَدَاءَ بِالصَّلوٰةِ قَبۡلَ الۡخُطۡبَةِ بِغَیۡرِ اَذَانٍ وَّ لَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَی الصَّلوٰةَ قَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثۡنیٰ عَلَیۡهِ وَ وَعَظَ النَّاسَ وَ ذَکَّرَهُمۡ وَ حَثَّهُمۡ عَلیٰ طَاعَتِهٖ وَ مَضٰی اِلَی النِّسَآءِ وَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَ وَعَظَهُنَّ وَ ذَکَّرَهُنَّ - اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ - لِهٰذَا

اَیُّھَا الْاِخْوَۃُ عَلَیْکُمْ بِالتَّقْویٰ فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ خَیْرَاتٍ قَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ** وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝** وَقَالَ اَیْضًا **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝** - اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرٍ مَّا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ - اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ وَ الْجَنَّۃَ لِیْ وَ لَکُمْ وَ لِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ -

عیدالاضحیٰ کا پہلا خطبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ - اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً اَمَّا بَعْدُ ! - فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَ مِنْ ھَمْزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَ نَفْثِہٖ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: **وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ۝**

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

دوسرا خطبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ – صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ – بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ – وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : **وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ**

وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۟

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦٢ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِّنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهَا لَتَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَ اَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا – اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ – وَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ –